إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل

روزنامہ

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۸ | یکم ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش | ۱۳۵۹ھ | یکم نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۴۹

Bangalore Cantt.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

اس سال تحریک جدید کے وعدوں اور پھر ایفاء میں کسی قدر سستی نظر آنے کی وجہ سے مَیں نے جماعت کو خاص طور پر اس کے ازالہ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ مخلصین نے توجہ کی۔ معذور اور کمزور توجہ نہ کر سکے۔ نتیجہ یہ ہؤا ہے۔ کہ باوجود بعض مخلصوں کی قابلِ قدر قربانیوں کے اس سال کی وصولی گذشتہ سال سے بہت کم ہے۔ اور اس وقت تک کل ساٹھ فیصدی چندہ وصول ہؤا ہے ؛

خصوصاً ستمبر کے شروع سے تو وصولی میں بہت ہی کمی آگئی ہے۔ شاید دوستوں نے سمجھ لیا۔ کہ جو فہرست میرے سامنے پیش ہونی تھی۔ ہو چکی۔ اب ان کو جلدی کرنے کی ضرورت نہیں۔ غالباً وُہ بھول گئے۔ کہ ایک میں ابھی بیدار ہے۔ اور اس کے سامنے ہر لحظہ مخلصین کی فہرست پیش ہوتی رہتی ہے۔ اگر وُہ اس کی عظمت کو پوری طرح سمجھتے۔ تو اس طرح ہمت ہار کر نہ بیٹھ جاتے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ :-

۱ - جیسے کسی سال میں اتفاقاً پہلا نمبر نہ ملے۔ اس کا دُوسرے نمبر کے حصول کی کوشش نہ کرنا اپنے نفس سے دُشمنی ہے۔ اگر کسی کو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری حاصل نہیں ہوتی۔ تو وُہ تحصیلداری کی کوشش کرتا ہے۔ تمام دُنیاوی کاموں میں یہ جد وجہد جاری ہے۔ پھر دین میں دوسرے درجہ کے حصول سے بے پروائی کہاں کی عقلمندی ہے ؛

۲ - اگر معذوری سے آپ پہلی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ تو اللہ تعالےٰ کی فہرست میں آپ پھر بھی پہلی فہرست میں آجائیں گے بشرطیکہ اب سستی سے کام نہ کریں ؛

۳ - اگر آپ سستی سے وعدہ ادا نہیں کر سکے۔ تو اب اُسے پُورا کر کے تُوبہ اور استغفار کے ذریعہ سے اپنی غلطی کا ازالہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اب بھی سستی جاری رہی۔ تو اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے ؛

۴ - آپ ایک برگزیدۂ الٰہی کی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاوّلون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے ؛

۵ - اگر آپ وعدہ پورا کر چکے ہیں۔ تو خاص طور پر دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے دُوسرے بھائیوں کو بھی وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ؛

۶ - اگر آپ تحریک کے عہدہ دار ہیں۔ تو آج ہی سے دوسرے مخلصین کی امداد سے بقایوں کی وصولی پر لگ جائیں۔ تا اللہ تعالےٰ کی نصرت آپ کے اور آپ کے خاندان کے شاملِ حال ہو ؛

۷ - کوشش کریں۔ کہ آپ کا اور آپ کے علاقہ کے سب لوگوں کا وعدہ اکتوبر میں پُورا ہو جائے ؛

اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو توفیق دے۔ کہ آپ سلسلۂ احمدیہ کے مخلص خادم ہوں۔ اور کمزور اور غافل نہ ہوں ؛

خاکسار :- مرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰؍ اخاء ۱۳۱۹ھش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بفضلہٖ تعالےٰ کل کی نسبت اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت دن بھر سر درد کی وجہ سے علیل رہی۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے دونوں پاؤں کے علاوہ آج دائیں ہاتھ میں بھی درد نقرس کی تکلیف ہو گئی۔ رات کو بے خوابی۔ گھبراہٹ اور حرارت بھی رہتی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ حرم ثانی کو درد شکم کی شکائت ہے دعائے صحت کی جائے۔

آج مسجد اقصیٰ میں حافظ محمد رمضان صاحب نے مسجد دار الفتوح میں حافظ کرم الٰہی صاحب نے مسجد دار الفضل میں حافظ مبارک احمد صاحب نے اور مسجد دار الانوار میں حافظ قدرت اللہ صاحب نے نماز تراویح میں قرآن مجید ختم کیا۔

آج شام کو محمد رمضان صاحب متعلم مولوی فاضل کی دعوت ولیمہ کے طور پر مدعو اصحاب کو جن میں جامعہ کے طلباء اور بعض اساتذہ شامل تھے چائے پلائی گئی۔

آخری اعلان

آپ تحریک جدید سال ششم کا چندہ دفتر محاسب میں جمعہ کے دن ۱۲ بجے دوپہر تک داخل کر دیں تاکہ آپ کا نام بھی ۲۹؍ رمضان المبارک جمعہ کے دن دعا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور پیش ہو سکے۔ دفتر محاسب جمعہ کے دن ۱۲ بجے دوپہر تک اس غرض کیلئے کھلا رہیگا۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

درس قرآن مجید کے اختتام پر دعا

قادیان ۳۰؍ اخاء۔ نظارت تعلیم و تربیت نے اس سال بھی رمضان المبارک میں قرآن مجید کے درس کا انتظام کیا تھا۔ پہلے ۲۰ پاروں کا درس مکرم مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے دیا۔ اور آخری دس پاروں کا مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا کے سپرد تھا۔ جو انشاء اللہ کل بروز جمعرات ختم ہو جائیگا۔ اور بعد نماز عصر آخری سورتوں کا درس دینے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ انشاء اللہ دعا فرمائیں گے۔ ناظر تعلیم و تربیت

عید الفطر کے متعلق ضروری اعلان

بعض دوستوں کی طرف سے یہ استفسار ہوا ہے۔ کہ پنجاب میں ہر جگہ پہلا روزہ ۲؍ اکتوبر کو ہوا ہے۔ لیکن پنجاب سے باہر بعض جگہ ۳؍ اکتوبر کو بھی روزہ رکھا گیا ہے۔ اب اگر جمعہ کے روز عید کا چاند نظر نہ آئے تو کیا پھر بھی ہفتہ کے روز عید ہوگی۔ ایسے دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر جمعہ کے روز چاند نظر نہ آئے تو ہفتہ کو روزہ رکھا جائے۔ ناظر تعلیم و تربیت

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب و جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب کو

اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف سے اعزازی دعوت چائے

قادیان ۳۰؍ ماہ اخاء۔ آج ساڑھے پانچ بجے شام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ نے صاحبزادہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ اے کے تعلیم الاسلام کی ہیڈ ماسٹری کے منصب سے سبکدوش ہونے اور جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہونے پر دعوت چائے دی۔ روزہ افطار کرنے سے قبل ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم کے ساتھ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے اور جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب کی خدمت میں ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے نے ایڈریس پڑھے۔ ایڈریس کے جواب میں صاحبزادہ صاحب موصوف نے شکریہ ادا کرتے ہوئے برعائت وقت مختصر سی تقریر کی۔ جس میں فرمایا۔

گزشتہ چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں مجھے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی خدمت کرنے کی جو توفیق ملی ہے۔ اس میں میں نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی۔ کہ کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دوں لیکن باوجود اس کے اس عرصہ میں اگر کسی کو میری طرف سے کوئی تکلیف پہونچی ہو۔ تو میں رسم کے طور پر نہیں اور نہ تکلف کے طور پر بلکہ دل سے معافی کا خواستگار ہوں۔ کیونکہ یہ میری بدقسمتی ہوگی۔ اگر میں اپنے عارضی قیام میں کسی کے دل میں مستقل رنجش چھوڑ کر جاؤں۔

اب جبکہ میں ہیڈ ماسٹری کے فرائض سے سبکدوش ہو رہا ہوں۔ ایک لحاظ سے تو کچھ خوشی ہے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ نظارت کی طرف سے جس کے سپرد اور کام بھی ہوں۔ وہ پوری طرح ہیڈ ماسٹری کے فرائض ادا نہیں کر سکتا۔ لیکن جب میں الٰہی تقدیر کو دیکھتا ہوں۔ کہ مجھے بظاہر اس کام پر مقرر کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ قاضی صاحب کو اس وقت بھی ہیڈ ماسٹر بنایا جا سکتا تھا۔ جب میرے سپرد یہ کام کیا گیا۔ مگر یہ میری عزت افزائی کے لئے تھا۔ اس وجہ سے مجھے رنج بھی ہے۔ کہ میں اس کام کو چھوڑ رہا ہوں۔

اس کے بعد میں مختصر طور پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ کام جو اب قاضی صاحب کے سپرد کیا گیا ہے۔ سلسلہ کے مفاد کے لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ آئندہ نسلوں کی اصلاح اور ترقی سے متعلق ہے۔ پس آپ جہاں اس بات کی کوشش کریں۔ کہ طلباء اچھے نمبروں پر پاس ہوں۔ اور تعلیم میں نمایاں ترقی کریں۔ وہاں اس بات کی بھی کوشش کی جائے۔ کہ طلباء احمدیت کا اعلےٰ نمونہ بنکر نکلیں۔ دنیا میں ہائی سکول بہت ہیں۔ لیکن تعلیم الاسلام ہائی سکول اگر اسے صحیح معنوں میں تعلیم الاسلام ہائی سکول بنایا جائے۔ ہمارے سکول کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ میں نے اگر اس بارے میں کوئی دلچسپی لی ہے تو وہ نمونہ بن سکتی ہے۔ لیکن اگر میں نے کوتاہی کی ہے (خدا تعالےٰ مجھے معاف فرمائے۔) تو اس وجہ سے آپ کی ذمہ واری کم نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق دے۔

اس کے بعد جناب قاضی صاحب نے اساتذہ کی طرف سے اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

گزشتہ بیس سال میں یہ تیسرا موقعہ ہے۔ کہ میرے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ اس وقت آپ کی خوشی کے پیش نظر میں بھی خوشی کا اظہار کرتا ہوں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ میں اس منصب کی ذمہ داریوں کے احساس سے سخت پریشان ہوں۔ میرے دل میں اس عہدہ کے لئے کبھی تمنا نہیں پیدا ہوئی۔ اور اب تو میں اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے رخصت کے لئے درخواست دے چکا تھا۔ مگر رخصت منظور ہونے کی بجائے یہ ذمہ واری مجھ پر ڈال دی گئی ہے۔ چونکہ یہ فیصلہ سلسلہ کے ذمہ دار اصحاب نے کیا ہے۔ اور ہمیں دین کے لئے ہر قربانی کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس لئے میں اپنی صحت کو اس منصب کے فرائض کی ادائیگی پر قربان کرتا ہوں! خدا تعالےٰ مجھے توفیق دے۔

بے شک اس وقت میں نے خوشی کا اظہار کیا ہے۔ اور آپ صاحبان نے بھی۔ لیکن حقیقی خوشی اسی وقت ہوگی۔ جب میں اس بوجھ کو جو میرے تھکے ہوئے کندھوں پر رکھا گیا ہے پوری طرح اٹھا سکوں۔ اور آپ صاحبان مجھے پوری طرح امداد دیں۔ یہ سلسلہ کا کام ہے۔ میرا نہیں۔ اس لئے آپ صاحبان اسے کامیاب بنانے کے لئے جس قدر سعی کریں گے اسی قدر زیادہ خدا تعالےٰ سے اجر پائیں گے۔ پس آپ صاحبان عملی طور پر اور دعاؤں کے ذریعہ بھی امداد دیں۔

اس کے بعد دعا کی گئی۔ اور پھر چائے اور فواکہات سے روزہ افطار کیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوالات کے جوابات

تعویذات کے متعلق ایک سوال کا جواب

از ابو البرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

سوال

"حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے روایت فرمائی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض اوقات تعویذ لکھ کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی خاص نوٹ بک سے دو تعویذ ۱۹۰۳ء کے ایک اخبار الفضل میں شائع بھی کئے تھے۔ جو دو عورتوں کو حضور علیہ السلام نے لکھ کر دیئے ان تعویذوں کی عبارتیں یہ ہیں:۔

تعویذ ۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید۔ رب اجعل برکۃ فی ھذا التعویذ لھذہ المرءۃ واحفظھا من کل بلاء ووباء ومصیبۃ واجعلھا مبارکۃ ومبارکۃ آمین ثم آمین ثم آمین۔

تعویذ ۲۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔ لہ ما فی السمٰوات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم رب اشف ھذہ المرءۃ شفاءً تاماً عاجلاً بفضلک ونور وجہک ورحمتک وفضل ربک آمین۔ آمین۔ آمین۔

حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ان تعویذوں سے ان عورتوں کو بہت فائدہ پہونچا۔ اور ان کی مطلوبہ مرادیں پوری ہو گئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں بھی لکھا ہے کہ "ان تعویذوں اور دموں کی کچھ نہ کچھ حقیقت ضرور ہے۔" لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعویذوں کی مخالفت فرمائی ہے۔ اس ضمن میں بھی مناسب تشریح فرما کر ممنون فرمائیں"

جواب

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دونوں تعویذوں میں تحریری دعا ہے۔ اور دعا خواہ زبان سے بصورت تقریر ہو۔ یا قلم سے بصورت تحریر دونوں صورتوں میں نہایت مفید چیز ہے۔ بشرطیکہ اخلاص سے مانگی جائے اور نماز جیسی کامل دعا بھی اگر انسان ریا اور سہو سے پڑھے۔ تو فویل للمصلین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون الذین ھم یراءون کا مصداق بننے سے بجائے فائدہ کے نقصان اٹھاتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعویذ بصورت دعا مع لوازمات دعا ہیں۔ نہ صرف تحریری فقرات جو نقل کئے گئے ہیں۔ ان تعویذوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہر مشکل کے لئے دعا کی جائے۔ نہ یہ کہ صرف الفاظ تحریری طور پر نقل کئے جائیں۔ جیسے تعویذ اور گنڈے والوں کی عام عادت ہے جس کی وجہ سے لوگ خدا اور دعا سے غافل ہو کر اس بدعتی رسم و رواج کے بندے بن گئے۔ اور حقیقت اسلام کی روح سے دور جا پڑے ہے۔

(۲) دنیا ہاں مادی دنیا اور مادی اسباب میں بھی یہ اثر ہے۔ کہ انسان تاثیرات کی راہ سے نفع اور ضرر اپنے مذاق۔ عقیدہ اور علم کے مطابق محسوس کرتا ہے۔ اور اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اسباب اور ان کے اثرات کے آئینہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اور انسان کی نظر مخلوقات سے اٹھ کر خالق موجودات کی ذات اور صفات اور افعال پر پہونچے۔ تا اس کی توحید پر ایمان مکمل ہو۔ اور اگر اسباب کی الجھنوں تک اپنی عقل اور توجہ کو محدود رکھیگا تو اپنے تاریک خیالات سے بت پرستوں کی طرح ہزارہا کرامتیں بتوں کی طرف منسوب کر کے ان کا پجاری بن جائے گا۔ اور وہ قبریں جن کے اندر لاشہ بے جان مدفون ہوتا ہے۔ ہزارہا کرامتیں انہی کی طرف منسوب کرتا ہوا ان کا معتقد بن جائے گا۔ حتےٰ کہ سب مخلوقات کے افراد عقائد باطلہ کی راہ سے اس کے معبود بن سکتے ہیں۔ اور انسان جو اشرف المخلوق بنایا گیا۔ وہ اس طرح کی باطل پرستی سے اسفل السافلین بن جاتا ہے۔

پس ہر وہ زینہ جو تعلیم شریعت اسلامیہ کے ماتحت خدا کی طرف اوپر کھینچتا ہے وہ نیکی ہے۔ کیونکہ توحید الٰہی کی خادم ہے۔ اور ہر وہ زینہ جو خدا سے دور اور محجوب اور شرک میں مبتلا کرتا ہوا پستی کی طرف نیچے کھینچتا ہے۔ وہ بدی ہے۔ کیونکہ وہ شرک کی مؤید اور خدا کی راہ میں پُر ظلمت حجاب پیدا کرنے والی ہے۔ پس تعویذ گنڈے جو اس طرح کی مشرکانہ رسم و رواج کے مؤیدات اور انواع سے ہیں ان سے احتیاط لازمی اور ضروری ہے۔

بدعات کی رَو جب تیز ہو جاتی ہے اور علم شریعت و معرفت حقہ کی جگہ طبائع میں جمود اور سطحی خیالات اور الفاظ پرستی گھر کر جاتی ہے۔ تو قرآن کریم کے الفاظ بھی اسی طرح کی بدعات کے نیچے عجیب طرح کے وظائف میں نفسانی خواہشوں کے حصول کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ بہت سے لوگوں نے قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں کو منتر جنتر کے طور پر دموں اور تعویذوں اور وظیفوں اور وردوں کے طور پر استعمال کرنے کے لئے کتابیں لکھ ماریں۔ جن کے باعث کتاب اللہ کی حقیقی تعلیم کے وارث اصل مقصد سے بہت ہی دور جا پڑے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی جیسا کہ ذکر حبیب کے صفحہ ۱۴۶ پر روایت درج ہے۔ ایک دوست نے سوال کیا۔ کہ مجھے قرآن شریف کی کوئی آیت بتلائی جائے۔ کہ میں پڑھ کر اپنے بیمار کو دم کروں۔ تاکہ اس کو شفا ہو۔ حضرت نے فرمایا بے شک قرآن شریف میں شفا ہے۔ روحانی جسمانی بیماریوں کا وہ علاج ہے۔ مگر اس طرح کا کلام پڑھنے میں لوگوں کو ابتلا ہے۔ قرآن شریف کو تم اس امتحان میں نہ ڈالو۔ خدا تعالیٰ سے اپنے بیمار کے واسطے دعا کرو۔ تمہارے واسطے یہی کافی ہے۔" پس سچی اور صحیح تعلیم اسلام کی یہی ہے۔ جو حضور اقدس نے بیان فرمائی۔

(۳)۔ بعض برکات کی صورتیں خدا کے نبیوں اور رسولوں اور ماموروں اور ولیوں سے مخصوص ہوتی ہیں۔ اور ان کی تقدیس اور صداقت کے نشانوں میں سے ایک نشان ہوتی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ایسی برکات کا نشان الہامی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا فرمایا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح پاک کو اپنی وحی میں مخاطب کر کے فرماتا ہے

بورکت یا احمد وکان ما بارک اللہ فیک حقاً فیک۔ یعنی اے احمد تو برکت دیا گیا۔ اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی۔ وہ تیرا ہی حق تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ جو برکت آپ کو دی گئی۔ وہ بعض حالات میں صرف آپ سے مخصوص تھی۔ اور اسی برکت مخصوصہ کی رُو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بشارت ملی۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اب کپڑے تو ہر ایک پہنتا ہے۔ اور سب مومنوں کی جماعت ہی کپڑے پہنتی ہے۔ لیکن کیا یہ برکت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں کو الہامی بشارت کے ماتحت عطا کی گئی۔ یہ دوسرے مومنوں کے کپڑوں کو حاصل ہے۔ ہرگز نہیں۔

اسی طرح اپنی اس برکت مخصوصہ کے رُو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کا حصہ جو اپنی برکت خاصہ سے آپ کے کپڑوں کو بھی بابرکت کر دینے والا تھا۔ اگر وہ قلم کے ذریعے کسی کاغذ پر تعویذ کی صورت میں بطور دعا کچھ لکھ کر کسی کے لئے برکت کا موجب بنے تو یہ ایک خاص صورت ہے۔ جو عام دستور سے بالا ہے۔ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "حضرت رسول کریم کے ہزاروں جسمانی برکات بھی تھے۔ آپ کے جبہ سے بعد وفات آپ کے لوگ برکات چاہتے تھے۔ بیماریوں میں لوگوں کو شفاء دیتے تھے۔ بارش نہ ہوتی تو دعا کرتے تھے۔ اور بارش ہو جاتی تھی۔ ایک لاکھ سے زیادہ آپ کے اصحابی تھے۔ بہتوں کی جسمانی بیماریاں آپ کی دعاؤں سے دُور ہو جاتی تھیں۔" (ذکر حبیب صفحہ ۲۹۵)

پس ان برکات مخصوصہ کا اثر بطور نشان کے ہوتا ہے۔ جو دستور عموی سے بالا ہوتا ہے۔ جس کی تقلید نہیں کی جا سکتی۔ بجز اس کے کہ خدا تعالیٰ خود ہی اپنے فضل سے اس طرح کی برکات خاصہ کا کسی کو وارث بنا کر نوازے۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے ملفوظات میں یہ ارشاد کہ "ان تعویذوں دھاگوں کی کچھ نہ کچھ حقیقت ضرور ہے"۔ اس کا ایک پہلو تو انہی برکات مخصوصہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جن کا تیسرے پیرے میں مفصل ذکر کر دیا گیا ہے۔

ہاں بعض دفعہ علم توجہ جسے ازالۂ اوہام میں اللہ تعالیٰ کی وحی سے علم الترب کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ بھی عامل لوگ ازالۂ امراض کرتے ہیں۔ اور بعض کو فائدہ بھی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ازالۂ اوہام حصہ اول ایڈیشن پنجم کے صفحہ ۱۲۹ پر فرماتے ہیں۔ "اس جگہ یہ بھی جاننا چاہیئے۔ کہ سلب امراض کرنا یا اپنی رُوح کی گرمی جماد میں ڈال دینا درحقیقت یہ سب عمل الترب کی شاخیں ہیں۔ ہر ایک زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں۔ اور اب بھی ہیں۔ جو اس روحانی عمل کے ذریعہ سے سلب امراض کرتے رہے ہیں۔ اور مفلوج مبروص مدقوق وغیرہ ان کی توجہ سے اچھے ہوتے رہے ہیں۔ جن لوگوں کے معلومات وسیع ہیں۔ وہ میرے اس بیان پر شہادت دے سکتے ہیں۔ کہ بعض فقرا نقشبندی و سہروردی وغیرہ نے بھی ان شغلوں کی طرف بہت توجہ کی تھی۔ اور بعض ان میں یہاں تک مشاق گزرے ہیں۔ کہ صدہا بیماروں کو اپنے یمین و یسار میں بٹھا کر صرف نظر سے اچھا کر دیتے تھے۔ اور محی الدین ابن عربی صاحب کو بھی اسمیں خاص درجہ کی مشق تھی۔ اولیاء اور اہل سلوک کی تواریخ اور سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کاملین ایسے عملوں سے پرہیز کرتے تھے۔ مگر بعض لوگ اپنی ولائت کا ایک ثبوت بنانے کی غرض سے یا کسی اور نیت سے ان شغلوں میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اور اب یہ بات یقینی اور قطعی طور پر ثابت ہو چکی ہے۔ کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے۔ کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھلایا۔ کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔ مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے ساتھ لگنے سے ہرگز زندہ نہ ہو سکیں۔ یعنی وہ دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔ بہر حال مسیح کی یہ تربی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں۔ جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا۔ کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ لیکن مجھے وہ روحانی طریق پسند ہے۔ جس پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قدم مارا ہے۔ حضرت مسیح نے بھی اس عمل جسمانی کو یہودیوں کے جسمانی اور پست خیالات کی وجہ سے جو ان کی فطرت میں مرکوز تھے۔ باذن و حکم الٰہی اختیار کیا تھا۔ ورنہ دراصل مسیح کو بھی یہ عمل پسند نہ تھا۔ واضح ہو۔ کہ اس عمل جسمانی کا ایک بڑا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کے لئے اپنی دلی و دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے۔ وہ اپنی ان روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں۔ بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے۔ اور امر تنویر باطنی اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے۔ اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے۔ مگر ہدائت اور توحید اور دینی استقامتوں کو کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا۔ کہ قریب قریب ناکام کے رہے لیکن ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چونکہ ان جسمانی امور کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ اور تمام زور اپنی رُوح کا دلوں میں ہدائت پیدا ہونے کے لئے ڈالا۔ اسی وجہ سے تکمیل نفوس میں سب سے بڑھ کر رہے۔ اور ہزارہا بندگان خدا کو کمال تک پہونچایا۔ اور اصلاح خلق اور اندرونی تبدیلیوں میں وہ ید بیضا دکھلایا۔ کہ اسکی ابتداء دنیا سے آج تک نظیر نہیں پائی جاتی۔"

شذرات

پنجاب میں سامانِ جنگ کی تیاری کے کارخانے

معلوم ہوا ہے حکومت ہند نے پنجاب میں سامان جنگ تیار کرنے کا ایک بڑا کارخانہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہندوستان بھر میں پنجاب اپنی جنگی روایات کی وجہ سے کافی شہرت رکھتا ہے۔ اور اس بات کا مستحق ہے۔ کہ سامان جنگ کی تیاری میں بھی سب سے آگے بڑھا ہوا ہو۔ ہندوستان کی حفاظت کے پیش نظر بھی ضروری ہے۔ کہ پنجاب میں کافی سامان جنگ موجود ہو۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ایک وسیع پیمانہ میں جنگی سامان تیار کرنے کے کارخانے کھولے جائیں۔ حکومت سے اس وقت تک اس بارے میں جو کوتاہی ہوئی ہے اس کا اب جلد سے جلد ازالہ کر دینا چاہیئے۔

یہ بھی سنا گیا ہے۔ کہ حکومت پنجاب بھی عنقریب صوبہ کے سرمایہ داروں کے تعاون سے متعدد صنعتی کارخانے کھولنے والی ہے۔ جو غالباً فی الحال انہی اشیاء کی تیاری کے لئے ہوں گے۔ جن کی ضرورت جنگ میں محسوس ہو رہی ہے۔

اس بارے میں جہاں ہم حکومت سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ ان کارخانوں میں مسلمانوں کو بھرتی ہونے کا خصوصیت سے موقعہ دے گی۔ وہاں مسلمانوں اور خاص کر اپنی جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخل ہوں۔ اور جو کام بھی مل سکے اسے نہائت شوق اور سرگرمی سے کریں۔

ہندوستان پر اٹلی کی نظر

ترکی کے اخبار "ادلس" نے جنگ کے متعلق اطالوی اخبارات کے تبصروں کا خلاصہ یہ شائع کیا ہے کہ ان اخبارات کے خیال میں جنگ کے تین پہلو ہیں۔ ایک پہلو فرانس کے سقوط کے ساتھ ختم ہو گیا۔ دوسرا پہلو اب بحیرہ روم اور مشرق وسطےٰ میں شروع ہوا ہے۔ اور تیسرا پہلو اس وقت سامنے آئے گا۔ جب بحیرہ روم اور افریقہ سے انگریزوں کو نکال کر ہندوستان پر حملہ کیا جائے گا۔ اور یہاں سلطنت برطانیہ پر آخری اور کاری ضرب لگائی جائے گی۔

یہ رائے زنی محض خیالی اور قیاسی نہیں ہے۔ بلکہ سوچا سمجھا ہوا پروگرام ہے جس پر بڑے زور شور سے عمل کیا جا رہا ہے۔ بحیرہ روم میں جنگ روز بروز شدت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ مصر پر حملہ ہو چکا ہے۔ جبرالٹر پر حملہ کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ عدن پر ہوائی حملے ہو رہے ہیں۔ اور اس طرح دشمن ہندوستان کے قریب سے قریب ہوتا جا رہا ہے۔ اہل ہند کا فرض ہے۔ کہ حکومت برطانیہ دشمن کو ہندوستان سے دور رکھنے کے لئے جو کوشش کر رہی ہے۔ اس میں پوری سرگرمی سے حصہ لیں۔ اور اندرونی جھگڑوں کو فی الحال ترک کر دیں۔ کیونکہ یہ حب الوطنی کے صریح خلاف ہے۔

سکھوں کا دسم گرنتھ

سکھوں کی ایک پارٹی کا خیال ہے۔ کہ موجودہ طبع شدہ دسم گرنتھ بلا شرکت غیرے دسم پاتشاہ سری گورو گوبند سنگھ جی کی ہی تصنیف ہے۔" لیکن دوسری پارٹی جو گورو صاحب کو "پیغمبر" قرار دیتی ہے یہ رائے رکھتی ہے۔ کہ "اس کے کچھ حصص کے سوا باقی تمام حصص نامعلوم لوگوں کی تصنیف ہیں" نیز یہ کہ "نوے فیصدی حصص کے متعلق یہ کہنا کہ وہ گورو گوبند سنگھ صاحب کی تصنیف ہیں۔ دسم پادشاہ کی شان میں گستاخی اور حضور کے متعلق خوفناک گمراہ کن غلط فہمیاں پھیلانا ہے۔" (شیر پنجاب ۲۷ اکتوبر)

ایک نہائت ہی قلیل زمانہ کی مذہبی تصنیف کے متعلق خود اس کے ماننے والوں میں اس قدر اختلاف جہاں یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ سکھوں کی مذہبی تصانیف بھی دوسروں کی دست برد سے محفوظ نہیں رہ سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ہر مدعی پر بلا تحقیق ایمان لانا چاہیئے؟

ان دنوں میاں محمد صادق صاحب ریٹائرڈ پولیس آفیسر خاص نشان سے "پیغام صلح" کے صفحات پر جماعت احمدیہ کی مخالفت میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ ۱۲ اکتوبر کے پیغام صلح میں ان کا ایک مضمون "قادیان میں ایک نبوت کی داغ بیل" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں:۔

"اس وقت تک جن صاحبان جماعت قادیانی نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ ان کو خلیفہ صاحب قادیانی نے نبی تسلیم نہیں کیا۔ آخر جب نبوت کا دروازہ کھلا ہے اور مدعی بھی موجود ہیں۔ اور نبوت کا انکار کفر ہے۔ تو ان مدعیان پر بے وجہ سختی کیوں کی جاتی ہے؟"

نا معلوم ہمارے غیر مبائع دوستوں کے لئے بیچارے مدعیان نبوت کا سوال کیوں وجہ پریشانی بنا رہتا ہے۔ اور کیوں وہ ہم سے یہ سوال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سوال سب سے پہلے مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سے ہونا چاہیئے۔ جنہوں نے ۱۹۰۴ء میں عدالت میں حلفیہ بیان کے دوران میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں حضور کو "مدعی نبوت" تسلیم کیا۔ وہ کیوں ان نئے مدعیان نبوت کے بارے میں بے وجہ سختی روا رکھتے ہیں۔ کیوں ان سب کو "مدعی نبوت" نہیں مان لیتے؟ پھر دوسرے نمبر پر یہ سوال جملہ غیر مبائع دوستوں پر پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امتی نبی بمعنی محدث ماننے کا اب بھی دعوےٰ کرتے ہیں۔ یہ نئے مدعیان بھی امتی نبوت کے ہی دعوے دار ہیں۔ کیوں وہ ان سب کو اسی مفہوم میں امتی نبی نہیں مان لیتے؟ حیرت ہے کہ غیر مبائع دوستوں کے ہاں اصطلاحات کی سہولت کے باوجود ان مدعیان سے سختی برتی جاتی ہے۔ کیا ان کے ہاں نبوت بمعنی محدثیت کا دروازہ کھلا ہے یا نہیں؟ اگر کھلا ہے اور مدعی بھی موجود ہیں۔ اور ان کا انکار بھی فسق ہے۔ تو آپ خواہ مخواہ کیوں انکار کر رہے ہیں۔

ہم لوگ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس شان کا نبی مانتے ہیں۔ اور حضور کی آئندہ کے متعلق پیشگوئیوں پر جس طرح کامل یقین رکھتے ہیں۔ اس کی موجودگی میں ہمارے لئے تو اس وقت تک نبی مبعوث نہیں ہو رہا۔ ہمارے نزدیک تو یہ مدعیان ایسے ہی ہیں۔ جیسے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بعد چند مدعی پیدا ہو گئے تھے۔ یا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بعض جھوٹے دعویدار اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ کیا دروازہ کے کھلا ہونے سے ہر کس وناکس مدعی کو تسلیم کر لیا جاتا ہے۔ مہدویت کا دروازہ تو آپ کے نزدیک بھی کھلا تھا مگر کیا مسلمان ہر مدعی کو مان لیا کرتے تھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا طریق عمل ان موجودہ مدعیان کے بارے میں اسی طرز پر ہے جیساکہ آغاز اسلام میں خلفاء راشدین نے مدعیانِ نبوت کے بارے میں اختیار کیا تھا۔ ابن صیاد کا واقعہ سب کو یاد ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخسألن تعدو قدرك فرما کر اسے ترک کر دیا تھا اسی طرح جب تک ان "بے چارے مدعیان" میں سے کوئی فتنہ کا موجب نہیں بنتا۔ جماعت کو اس کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی باقی رہا ان پر ایمان لانے کا سوال۔ تو یاد رہے کہ چونکہ ان میں صادقوں کی علامات موجود نہیں۔ اس لئے ہم تو ان کو ماننے سے معذور ہیں۔ اگر غیر مبایعین کو وہ صادق نظر آتے ہیں۔ یا ان کا طریق یہ ہے کہ ہر مدعی کو قبول کر لیں۔ تو وہ شوق سے ان مدعیوں کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ ایک لمبے زمانہ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی و رسول ماننے کے بعد جب ان کا انکار کیا ہے۔ تو اس کے بدلے میں ایسے ہی نئے مدعی غیر مبایعین کو ملیں گے۔

اس موقعہ پر میں میاں محمد صادق صاحب سے خصوصاً یہ سوال کرتا ہوں۔ کہ وہ بتلائیں۔ کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب وغیرہ مدعیان نبوت کے باطل ہونے کی یہ دلیل پیش کی تھی یا نہیں۔ کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ لہٰذا تمہارا دعویٰ جھوٹا ہے؟ اگر پیش کی تھی تو اس کا ثبوت تحریر فرمائیں۔ اور اگر اس وقت یہ دلیل پیش نہیں کی گئی۔ اور یہ صرف موجودہ غیر مبایعین کو ہی صادق نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف سوجھی ہے تو اس کی وجہ کیا ہے؟ کیوں حضرت ابوبکرؓ نے اسے پیش نہ کیا۔ امید ہے کہ غیر مبائع دوست اس تحقیقی سوال کی طرف توجہ فرمائیں گے۔

خاکسار ابوالعطا جالندھری

احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ کی سہ ماہی کارگذاری

(نوشتہ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر)

سرزمین گولڈ کوسٹ میں محض اللہ تعالےٰ کے فضل کے ماتحت ۱۹۲ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ ۱۵۴ لیکچر دیئے۔ ۸۴۰۴ سامعین ان تقاریر سے مستفید ہوئے ۱۸۶ اشخاص تک بذریعہ پرائیویٹ ملاقات کے پیغام حق پہونچایا۔ ۱۱۳ نو مبایعین سلسلہ حقہ عالیہ میں شامل ہوئے۔ ایک مشہور شہر سیکنڈی میں اعلےٰ تعلیم یافتہ طبقہ میں سے پندرہ افراد کی ایک نئی جماعت قائم ہوئی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار تین مرتبہ دورہ پر گیا۔ دو دفعہ علاقہ اشانٹی میں۔ اور ایک دفعہ کالونی میں۔ کماسی شہر میں بعض شامی مسلمان تاجروں سے مذہبی گفتگو ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد۔ وفات مسیح ناصری علیہ السلام اور مسئلہ نبوت زیر بحث رہا۔ بالآخر تشفی بخش حوالجات دیکھنے کے بعد انہیں خاموش ہونا پڑا۔ چند دن ہوئے سیکرٹری اشانٹی سیکشن نے مجھے اطلاع دی۔ کہ وہ شامی دوست مزید معلومات حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ حکومت کے بعض افسروں مثلاً ڈپٹی کمشنر اور انسپکٹر آف سکولز اور ڈائرکٹر آف ایجوکیشن سے ملاقات کی گئی۔ ان میں سے مؤخر الذکر خود ہمارے دار التبلیغ میں ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام بطور تحفہ پیش کی گئی۔ بعض امور متعلقہ مدارس پر ان سے گفتگو ہوئی۔ جاتے وقت انہوں نے شکریہ ادا کیا۔ اور خوشی کا اظہار کیا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں خدام الاحمدیہ نے ۵۰۰ Barrels ریت ساحل سمندر سے ڈھوئی۔ اور تین ہزار کے قریب Block تیار کئے۔ علاوہ ازیں پچاس Barrels کے قریب پتھر جمع کئے۔ اور اکرافل سکول کی پہاڑی سڑک کو درست کیا۔ دیگر مشاغل کے علاوہ ہر روز بعد نماز فجر درس القرآن و حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جاری رہا۔ اور مبلغین کلاس کو باقاعدہ اسباق دیئے جاتے رہے۔ بوجہ جنگ کے ملک کی اقتصادی حالت کمزور ہو رہی ہے۔ اور جماعت کے چندوں پر اثر پڑ رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ خود ہی غریب جماعت کا محافظ و ناصر ہو۔

قادیان تا گورداسپور کے رعایتی ٹکٹ

یکم نومبر ۱۹۴۲ء سے محکمہ ریلوے نے فی الحال قادیان تا گورداسپور یک طرفہ ارزاں ٹکٹ جاری کئے ہیں۔ یعنی صرف ۷ کرایہ ہو گا۔ اس کے لئے حکام ریلوے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ گورداسپور جانیوالے احباب کو ریل گاڑی پر سفر کرنا چاہیئے جو لاریوں کی نسبت بہت زیادہ آرام دہ اور ہر قسم کے خطرہ سے محفوظ ہے۔ اور اب تو کرایہ کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں رہ گیا۔ اسی سلسلہ میں ضروری ہے کہ بٹالہ سے لاہور وغیرہ کے رعایتی ٹکٹ بھی جاری کئے جائیں۔ تاکہ امرتسر اتر کر دوبارہ ٹکٹ لینے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔

ناظر امور عامہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویدک دھرم کی تعلیم پر نظر

موجودہ زمانہ میں ایسے مذاہب کے پیرؤوں نے جو مردہ ہو چکے ہیں۔ اپنے مذہب کو زندہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور دنیا کے سامنے نہ صرف زندہ بلکہ عالمگیر مذہب کی حیثیت سے ظاہر کیا ہے۔ اور ایسا ہونا ضروری تھا کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو قرآن مجید کی یہ زبردست پیشگوئی کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ کیونکہ پوری ہوتی یہ پیشگوئی اس زمانہ میں اس وقت پوری ہوئی جب کہ اکثر مذاہب والوں نے اپنی جھوٹی فضیلت کو دنیا کے سامنے پیش کرنا شروع کر دیا۔ ان مذاہب میں سے ویدک دھرم بھی ہے جس کی الہامی کتاب کے متعلق اتنا بھی علم نہیں کہ وہ کس پر نازل ہوئی کس جگہ نازل ہوئی۔ اور کب اس کا نزول ہوا۔ کچھ عرصہ سے اس مذہب نے اپنی تعلیم کو کامل حیثیت میں تمام بنی نوع انسان کے لئے پیش کرنا شروع کیا ہے۔ لیکن کسی تعلیم کو کامل بنانے سے پیشتر اس بات پر وچار کرنا ضروری ہے کہ کیا اس مذہب کے اصول کامل تعلیم کے معیار پر پورے اترتے ہیں۔ یا نہیں اس وقت میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ ویدک دھرم کی مذہبی پستکوں نے بنی نوع انسان میں مساوات کے بارے میں کیا تعلیم دی ہے۔

کامل تعلیم کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے احکام ہر انسان کے لئے خواہ وہ نیچ قوم کا کہلاتا ہو یا بڑی قوم سے تعلق رکھتا ہو برابر ہوں۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم ویدک دھرم کی پستکوں کو دیکھتے ہیں تو بعض باتیں ایسی نظر آتی ہیں جو کامل تعلیم کے صریح خلاف ہیں۔ اور ان میں رواداری و مساوات کا شائبہ تک نہیں ملتا۔

اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ ویدک دھرم میں بنی نوع انسان کو چار حصوں میں تقسیم کر کے ان میں سے رواداری اور ہمدردی کے جذبہ کو بالکل مٹا دیا ہے اور اس کے بعد بعض قوموں کے لئے ایسے احکام جاری کئے ہیں۔ جو اس پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ موجودہ ویدک دھرم بنی نوع انسان میں مساوات ہمدردی اور رواداری کے جذبات پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ آپس میں دشمنی کے جذبات بڑھانے کا موجب ہے۔ اس کی مثالیں ویدک دھرم کی پستکوں سے پیش کی جاتی ہیں۔

(۱)

جرائم کے متعلق ایک اصول باندھتے ہوئے منوجی منوسمرتی میں بیان کرتے ہیں "براہمن کے علاوہ اگر باقی ذاتیں ایسا جرم کریں کہ جس کی سزا موت ہی ہو تو ان ذاتوں کو (چھتری۔ ویش) جان سے مار دیا جائے۔ اور اگر براہمن بھی وہی جرم کرے تو اس کے سر کے بال منڈوا دیئے جائیں اس کے لئے یہ سزا ہی پھانسی کے مترادف ہے۔ (منوسمرتی ادھیائے ۸ شلوک ۳۷۹)

اسلام پر اعتراض کرنے والے مہاتما اور پنڈت غور کریں کہ کس قدر مساوات انسانی اور رواداری کے خلاف ویدک دھرم نے یہ تعلیم دی ہے۔ اس کے مقابلہ میں اسلام نے ہر حکم میں بڑے اور چھوٹے کو برابر قرار دیا ہے اور بڑے کے لئے کسی حکم کو اس کی بڑائی کی وجہ سے نرم نہیں کیا۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے موقع پر جب ایک بڑے گھرانے کی عورت نے جرم کیا۔ اور لوگ اس کی سزا میں تخفیف کرانے کے متمنی تھے فرمایا لو سرقت فاطمۃ بنت محمد لقطعت یدھا۔ اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دیتا۔ یہ ہے مساوی سلوک کی تعلیم

(۲)

منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۳۱ میں لکھا ہے۔ کہ براہمن کا نام منگل واچک (مبارک) شبدوں میں۔ چھتری کا بل واچک دیش کا دھن یکت شبدوں میں اور شودر کا نیند ایکت (حقارت آمیز) نام رکھنا چاہیئے وہ مذہب جو انسانوں کے پیدا ہوتے ہی ایک کو حقیر اور دوسرے کو بڑا قرار دے دیتا ہے اس کے متعلق کیا یہ گمان بھی کیا جا سکتا ہے کہ وہ کوئی ایسا قانون بیان کرے گا جو مساوات اور رواداری کے مطابق ہوگا نہیں ہرگز نہیں کیونکہ مشہور مقولہ ہے۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

جب ابتداء ہی میں مساوات اور رواداری کو ملیا میٹ کر دیا گیا۔ تو بعد میں اس کی امید رکھنا خیال خام ہے۔

(۳)

ویدک دھرم کے رو سے مساوات اور رواداری کا فقدان انسانی زندگی کے کسی ایک شعبہ میں نہیں بلکہ ہر شعبہ پر اس کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ انسان کی زندگی کے ابتدائی حصہ اور جوانی کے متعلق تو او پر دو مثالوں میں بیان کیا جا چکا ہے اب انسان کی مذہبی زندگی میں جو رواداری کے خلاف تعلیم ویدک دھرم نے دی ہے وہ بہت ہی حیرت انگیز ہے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیے۔ منوسمرتی۔ ادھیائے ۴ شلوک ۹۹ میں لکھا ہے۔

"آہستہ آہستہ ویدوں کو نہ پڑھا جائے اور نہ ہی شودر کے پاس ویدوں کو پڑھا جائے" منوسمرتی ادھیائے ۴ شلوک ۸۰ میں لکھا ہے۔

براہمن کو چاہیئے۔ کہ شودر کو کوئی نیکی (اپدیش) دے۔ ۔ ۔ ۔ اور نہ ہی اس کو دھرم اور ورت کی تعلیم دینی چاہیئے اسی پر بس کی نہیں بلکہ اس سے بھی ایک سخت حکم ملتا ہے چنانچہ منوسمرتی ادھیائے ۴ شلوک ۸۱ میں لکھا ہے۔ کہ اگر براہمن اسے دھرم کا اپدیش دیتا ہے۔ تو وہ تعلیم دینے والا اس شودر کے ساتھ ہی اسنورت نام کے جہنم میں جا گرتا ہے

(۴)

شودر پر یہ سختی نہیں تک روا نہیں رکھی گئی بلکہ ادھیائے ۸ شلوک ۲۷۲ میں لکھا ہے۔ "اگر شودر فخریہ طور پر براہمنوں کو دھرم کا اپدیش دے تو راجہ کو اس کے منہ تتھا کان میں کھولتا ہوا تیل ڈال دینا چاہیئے۔ اتری سمرتی ادھیائے اشلوک نمبر ۱۹ میں لکھا ہے۔ اگر شودر کہیں جپ یا ہوم کرتا ہوا پایا جائے تو راجہ اس کو فوراً قتل کرا دے۔ شودر کی حقارت اور بنی نوع انسان کے لئے مساوات کے خلاف تعلیم صرف سمرتیوں میں ہی نہیں۔ بلکہ ویدوں میں بھی نظر آتی ہے۔ چنانچہ کرشن یجر وید ورق ۴۳۱ پر لکھا ہے:

شودر برہما کے پاؤں سے پیدا ہونے کی وجہ سے یگیہ کے قابل نہیں ہے۔ بنی نوع انسان سے ہمدردی۔ اخوت۔ مساوات اور رواداری کی صفت جس طرح ویدک دھرم نے لپیٹی ہے اس کی ادنی سی جھلک اوپر کے چند حوالجات میں دکھائی گئی ہے ورنہ اس قسم کی تعلیم سے ویدک دھرم کی پستکیں بھری پڑی ہیں۔ اس تعلیم کو اسلام کی مساوات سے بھری تعلیم کے سامنے رکھ کر اعلیٰ کہنا رات کو دن اور دن کو رات کہنے کے مترادف ہے۔ قرآن مجید نے انسان کی زندگی کے احکام میں فرمایا ہے یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم۔ اے بنی نوع انسان۔ تم چھوٹے ہو یا بڑے۔ ادنیٰ حالت میں زندگی بسر کرتے ہو یا اعلےٰ حالت میں تم سب پر فرض ہے کہ اس ایک خدا کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تمہارے آباؤ اجداد کو پیدا کیا۔ اس میں بتایا کہ ہر انسان کو خدا نے پیدا کیا۔ اس لئے ہر انسان پر اس کی عبادت فرض ہے اور وہ عبادت کسی قومیت کے ادنیٰ ہونے سے چھوٹ نہیں سکتی۔ کیسی اعلےٰ اور عمدہ تعلیم ہے۔ جو اسلام نے پیش کی۔ اگر کسی ویدک دھرمی کو اپنے مذہب کے کامل ہونے کا خیال ہو۔ تو وہ اسلام جیسی تعلیم اپنی کتابوں اور پستکوں میں سے دکھائے۔

خاکسار:۔ بشیر احمد ودیارتھی جامعہ احمدیہ قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب اسمبلی کے رائے دہندگان کی فہرستوں کی پڑتال

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے حلقہ جات نیابت کی ترمیم شدہ فہرست ہائے رائے دہندگان کی ابتدائی اشاعت پنجاب بھر میں ۳۱-اکتوبر ۱۹۴۰ء کو ہوگی۔ فہرستوں کی نقول اس تاریخ جملہ ڈپٹی کمشنروں کے دفاتر سے قیمتاً دستیاب ہو سکیں گی۔ اور جو شخص ان کی جانچ پڑتال میں دلچسپی رکھتا ہو۔ وہ انہیں حاصل کر سکے گا۔

کوئی شخص جس کا نام متعلقہ فہرست میں درج نہ ہو۔ مگر وہ اپنے آپ کو رائے دہندہ کی حیثیت کا اہل سمجھتا ہو۔ اپنا نام فہرست میں درج کرانے کے لئے درخواست کر سکتا ہے اور کوئی شخص جس کا نام فہرست رائے دہندگان میں درج ہو۔ وہ اسی حلقہ انتخاب کی فہرست میں کسی دوسرے شخص کے نام کی شمولیت کے متعلق اس بنا پر اعتراض کر سکتا ہے۔ کہ یہ شخص اہل نہیں۔ یا نا اہل قرار دیا گیا ہے۔

اعتراضات کے لئے میعاد

ایسے تمام دعاوی اور اعتراضات پیش کرنے کے لئے میعاد فہرست کی تاریخ اشاعت سے ۲۱ دن ہے۔ یعنی یہ ۲۱ نومبر ۱۹۴۰ء کو یا اس سے پہلے لازمی طور پر پیش کر دینے چاہئیں۔ جو اشخاص دیہات میں رہتے ہیں۔ وہ اپنے دعاوی اور اعتراضات متعلقہ تحصیل کے تحصیلدار کے روبرو پیش کریں۔ اگر یہ دونوں غیر حاضر ہوں۔ تو دعاوی اور اعتراضات تحصیل آفس کا قانون گو وصول کرے گا۔ جو اشخاص ایسے قصبوں یا شہروں میں سکونت رکھتے ہوں۔ جہاں میونسپل کمیٹی ٹاؤن کمیٹی۔ کنٹونمنٹ بورڈ ہو۔ تو اس صورت میں دعاوی اور اعتراضات متعلقہ بورڈ یا کمیٹی کے دفتر میں وہاں کے سیکرٹری یا کسی عہدیدار کے روبرو پیش کئے جائیں گے۔ جو بورڈ یا کمیٹی کی طرف سے ایسی درخواستیں وصول کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔ تمام دعاوی اور اعتراضات لازمی طور پر اس غرض کے لئے مقررہ فارموں پر کئے جائیں گے۔ ان فارموں کی چھپی ہوئی نقول ڈپٹی کمشنروں کے دفاتر یا ان افسروں سے مفت حاصل ہو سکتی ہیں۔ جن کے پاس دعاوی اور اعتراضات پیش کئے جانے ہوں۔

کسی اسٹامپ کی ضرورت نہیں

دعاوی اور اعتراضات پر کسی اسٹامپ کی ضرورت نہیں۔ لیکن اعتراض کرنے والا اپنے اعتراض کی تائید میں جو تمام دستاویزات پیش کرنا چاہے۔ اس کی دو نقول لازمی طور پر اعتراض کے ساتھ ہونی چاہئیں۔ تعلیمی یا خواندگی کی صفت کی بنا پر جو دعاوی پیش کئے جائیں۔ ان کے ہمراہ قواعد کے مطابق ایک درخواست ہونی چاہیئے۔ جو درخواست کنندہ کے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہو۔ کوئی دعوے یا اعتراض ایک شخص سے زیادہ کے متعلق پیش نہیں کیا جا سکتا۔

ایجنٹوں کے متعلق اختیار

دعوے یا اعتراض یا تو اصالتاً یا کسی باضابطہ مجاز ایجنٹ کی وساطت سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ دعوے یا اعتراض پیش کرنے کا مختار نامہ تحریری ہونا چاہیئے (سوائے اس صورت کے کہ ایجنٹ ہائی کورٹ کا ایڈووکیٹ ہو) اور اس پر دعوے دار یا اعتراض کنندہ کے دستخط ہوں۔ اور کسی آنریری مجسٹریٹ۔ سب رجسٹرار ذیلدار یا نمبردار کی تصدیق بذریعہ مہر یا دستخط ہونی چاہیئے۔ یا اگر فہرست رائے دہندگان کسی میونسپلٹی یا ٹاؤن کمیٹی۔ یا چھاؤنی۔ یا قصبہ مشتہرہ یا قصبہ خورد سے متعلق ہو۔ تو لوکل یا باڈی کے کسی ممبر کی تصدیق بذریعہ مہر یا دستخط ہونی چاہیئے۔ ہر دعویدار یا اعتراض کنندہ کو چاہیئے۔ کہ اس کی طرف سے جو اعتراض پیش کیا گیا ہے۔ وہ اس کے متعلق جداگانہ مختار نامہ پیش کرے۔

جب کوئی دعوے یا اعتراض ریوائزنگ افسر کے سامنے فیصلہ کے لئے پیش ہوگا۔ تو دعویدار یا اعتراض کنندہ اصالتاً یا ایسے ایجنٹ کے ذریعہ پیش ہو سکتا ہے۔ جسے باضابطہ اسٹامپ شدہ اور تحریری مختار نامہ کے ذریعہ باقاعدہ اختیار دیا گیا ہو۔ لیکن اگر ایجنٹ ہائی کورٹ کا ایڈووکیٹ ہو۔ تو کسی ایسے مختار نامہ کی ضرورت نہیں ہے۔

لینڈ ہولڈرز کے حلقہ ہائے انتخاب

لینڈ ہولڈرز کے حلقہ ہائے انتخاب کی فہرست رائے دہندگان بھی ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۰ء کو شائع ہوگی۔ ہر ضلع سے متعلقہ ان فہرستوں کے حصول کے لئے دعاوی اور اعتراضات متعلقہ ڈپٹی کمشنر وصول کریں گے۔ دعاوی اور اعتراضات کے لئے کوئی فارم مقرر نہیں۔ لیکن دعوے یا اعتراض صرف ایک شخص یا ایک رائے دہندہ (جیسی کہ صورت ہو) کے متعلق ہوگا اور ہر دعوے یا اعتراض میں ان وجوہ کی بنا پر وہ پیش کیا گیا ہے۔ اور اس کی تائید میں ان تمام دستاویزات کی نقول ہونی چاہئیں جنہیں قابل وثوق قرار دیا گیا ہو۔

دفتری غلطیاں

کوئی شخص جس کا نام فہرست رائے دہندگان میں شامل ہو۔ وہ بذریعہ تحریری درخواست ریوائزنگ افسر کو کسی اندراج کے متعلق کسی ایسی دفتری غلطی سے مطلع کر سکتا ہے۔ جس سے رائے دہندہ کی حیثیت میں اس کے درج فہرست کئے جانے کے حق پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اور نہ اسے اس غلطی کی بنا پر کسی ایسے حلقہ انتخاب کے لئے بطور رائے دہندہ درج کئے جانے کا حق ملتا ہے۔ جس کے لئے وہ پہلے ہی درج فہرست نہ ہو چکا ہو۔ ریوائزنگ افسر پھر ایسی تصحیح کر سکتا ہے جب وہ مناسب سمجھے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تحریر فرمودہ تفسیر القرآن

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے خطبہ جمعہ میں اس امر کا اعلان فرمادیا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور کی تحریر فرمودہ تفسیر القرآن کی ایک جلد مکمل شائع کی جائے گی۔ اور ہدیہ حضور نے باوجود کاغذ اور طباعت کی گرانی اور زیادتی حجم کے وہی پانچ روپے رکھا ہے جس کا اعلان پہلے ہو چکا ہے۔ چونکہ وقت کی تنگی کی وجہ سے اسے زیادہ تعداد میں نہیں چھپوایا جا رہا۔ اس لئے احباب ابھی سے خریداری کے متعلق اطلاع بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے لئے نسخے ریزرو کر دیئے جائیں۔

جن دوستوں کو سابقہ طبع شدہ حصہ تفسیر ارسال کیا گیا تھا۔ وہ بہت جلد وہ حصہ دفتر تحریک جدید میں ارسال کر دیں۔ تاکہ اسے شامل کر کے مکمل جلد جلسہ سالانہ پر ان کے واسطے تیار رکھی جائے۔ ورنہ نامکمل اور غیر مجلد تفسیر ہی ان کو مل سکے گی۔

غیر احمدی اصحاب کے لئے بھی یہ تفسیر بہترین اور پائیدار ذریعہ تبلیغ ہوگی۔ انشاء اللہ اس لئے ان میں بھی اس کی خریداری کی تحریک کریں۔ (انچارج تحریک جدید)

اجراء الفضل کے لئے درخواست

ضلع میانوالی کے ایک احمدی دوست جو اخبار خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ لیکن اخبار کے مطالعہ کا بہت شوق رکھتے ہیں۔ خواہش کرتے ہیں۔ کہ کوئی صاحب استطاعت ان کے نام اخبار جاری کرا دیں۔ مخیر دوست اس اعلان کے جواب میں اخبار ارسال کرکے ثواب حاصل کریں۔ منیجر

پرانے گرم کوٹ و کمبل

ہر سال ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ ہمارا مال کھپت ہوتا ہے۔ ہمارے ہزاروں مستقل خریدار ہر سال نفع سے مالا مال ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم بہترین کوالٹی کا مال کم سے کم نرخوں پر سپلائی کرنے کی گارنٹی کرتے ہیں۔ ہر قسم کے کوٹ واسکوٹ چیسٹر اور کمبل جو دوسری جگہ ہمارے نرخوں سے ڈبل قیمت پر بھی نہیں ملتے۔ آج ہی نمبر ۲-الم ۱۹ کا فہرست منگوا کر آزمائشی آرڈر دیں۔

منیجر رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن۔ ۳ر اکتوبر۔ یونان کے ایک تازہ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ یونانی فوجیں اپنے مورچوں پر بدستور ڈٹی ہوئی ہیں۔ اور اطالویوں کو آگے بڑھنے سے انہوں نے روک رکھا ہے۔ اطالویوں کی گو بہت بڑی فوج حملہ آور ہے مگر اس وقت تک اسے کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ ادہر اطالویوں کو البانیہ میں بڑی مشکلات پیش آرہی ہیں چنانچہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ جنوبی البانیہ میں بغاوت ہو گئی ہے۔ اور لوگوں نے ٹیلیگراف کے تار وغیرہ کاٹ دیئے ہیں۔ خشکی پر گو ابھی زور کی لڑائی شروع نہیں ہوئی مگر سمندری اور ہوائی لڑائی زور سے جاری ہے۔

ٹوکیو۔ ۳ر اکتوبر۔ جاپانی کیبنٹ کا ایک ضروری جلسہ اس امر پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ کہ جاپان کا اٹلی اور جرمنی سے جو سمجھوتہ ہوا ہے اس کے رو سے اب اٹلی اور یونان کی جنگ میں جاپان کو کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ ٹوکیو کے ذمہ دار افسروں کو یقین ہے کہ جاپان اس بارہ میں کوئی جلدی کارروائی نہیں کرے گا۔

بخارسٹ۔ ۳ر اکتوبر۔ گذشتہ ہفتہ چھ ہزار مزید جرمن فوج رومانیہ میں پہنچ گئی ہے۔ بہت سے جرمن انجنیئر بھی ساتھ آئے ہیں۔

استنبول۔ ۳ر اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یونان نے ابھی تک ترکی سے مدد کی کوئی درخواست نہیں کی۔

لنڈن۔ ۳ر اکتوبر۔ یونان کے بادشاہ جارج نے ملک معظم کے پیغام کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کا ساتھ

لنڈن۔ ۳ر اکتوبر۔ ہوائی لڑائیوں میں اب ہمیشہ برطانیہ کو ہی غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ کل کی ہوائی لڑائی میں ۲۳ جرمن جہاز گرا لئے گئے۔ برطانیہ کے صرف ۷ جہاز کام آئے۔ جرمنوں نے چار بار حملہ کیا مگر ہر بار انگریزی توپوں نے انہیں مار بھگایا۔

لنڈن۔ ۳ر اکتوبر۔ انگریزی بیڑہ نے روم میں اطالوی بیڑہ پر سخت چوٹیں کی ہیں اور اس نے کئی اطالوی ڈبکنی کشتیوں

اور جہازوں کو ٹھکانے لگا دیا۔ اس کے علاوہ بھی کئی جھڑپوں کی خبریں آچکی ہیں، مگر ابھی تک ان کی صحت کے متعلق یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اطالویوں نے جو ہوائی اڈے بنا رکھے ہیں ان پر بھی انگریزی ہوائی جہازوں نے بم برسائے۔ کئی فوجی بارکوں اور گولہ بارود کے ذخیروں پر بھی بمباری کی گئی۔

چنگنگ۔ ۳ر اکتوبر۔ ایک مشہور مقام ننینگ پر گذشتہ چھ روز سے جاپانی اور چینیوں میں گھمسان کی جنگ ہو رہی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ چینی فوجوں نے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس قبضہ کا پہلا اثر یہ ہوگا۔ کہ برما روڈ کے چین والے سرے کو دشمن کے حملہ سے بچایا جا سکیگا جاپانی فوجیں جنوب کی طرف پسپا ہو گئی ہیں

لنڈن۔ ۳ر اکتوبر۔ برطانیہ کے ساتھ یونان کے شامل ہونے کا مطلب سیاسی حلقوں میں یہ سمجھا جا رہا ہے کہ اب انگریزی سمندری اور ہوائی بیڑہ اپنے مفاد کے لئے یونان کی بہت سی چھاؤنیوں سے کام لے سکے گا۔ یہ تمام چھاؤنیاں نہایت کارآمد اور فوجی نقطہ نگاہ سے بہت اہم ہیں۔ اور چونکہ اب بلقانی ممالک میں برطانیہ کے لئے راستہ کھل گیا ہے اس لئے وہ انگریزی فوجیں یورپ کے عین وسط میں بڑی آسانی سے پہنچ سکے گا۔

لنڈن۔ ۳۰ر اکتوبر۔ ہٹلر اور مارشل پیٹان میں جو ملاقات ہوئی اس کے متعلق سوئٹزرلینڈ سے یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ مارشل پیٹان نے ہٹلر کو رعائتیں دینے کا اصول تسلیم کر لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ہٹلر اب باقی ماندہ فرانس کے حصے بخرے کریگا اور کچھ حصہ اٹلی کو دلائے گا۔ کچھ سپین کو اور کچھ خود رکھ لے گا اور جو فرانسیسی بستیاں بچ رہیں گی ان کا انتظام فرانس جرمنی اور اٹلی مل کر کریں گے۔

لنڈن۔ ۳ر اکتوبر۔ کل رات

ایتھنز کے ریڈیو نے اعلان کیا کہ برطانیہ کے جنگی جہاز یونان کی مدد کے لئے پہنچ گئے ہیں۔ لیکن اس مدد کی تفصیلات کو اس نے ظاہر نہیں کیا اور نہ یہ بتایا کہ روم کے سمندر میں انگریزی بیڑہ کہاں ہے۔

لنڈن۔ ۳ر اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ انگریزی بیڑے نے یونان پہنچنے والے دونوں راستوں میں بارودی سرنگیں بچھا دی ہیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ انگریزی ہوائی جہازوں نے بھی کارروائی شروع کر دی ہے چنانچہ اطالوی ہوائی جہازوں کے ایک اڈے پر حملہ کیا گیا۔

لنڈن۔ ۳ر اکتوبر۔ خبر آئی ہے کہ اطالوی فوجیں کارفو کے ٹاپو میں اتری ہیں مگر لنڈن سے اس خبر کے سچے یا جھوٹے ہونے کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔

لنڈن۔ ۳ر اکتوبر۔ یونان سے خبر آئی ہے۔ کہ اطالوی فوجیں سمندر کے ساتھ ساتھ پانچ میل تک یونان میں گھس گئی ہیں۔ لیکن ابھی تک کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی۔ بلکہ چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ یونانی فوجیں اپنے مورچوں پر جمی ہوئی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اطالوی فوجیں حملہ کرنے کے لئے کمزور مورچہ کا پتہ لگا رہی ہیں۔ اسی لئے انہوں نے ابھی تک کوئی بڑا حملہ نہیں کیا۔ نہ ہتھیار بند دستے میدان میں لائے گئے ہیں۔

لنڈن۔ ۳۰ر اکتوبر۔ ابھی تک اس بارے میں کوئی سرکاری بیان نہیں چھپا۔ کہ یونان پر اٹلی کے حملہ کے مقابلہ میں ترکی کا کیا رویہ ہوگا۔ مگر انقرہ کے اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ جب تک اس لڑائی میں کوئی اور ملک نہیں کودتا۔ ترکی الگ تھلگ رہے گا۔ بلغاریہ کو ترکی نے متنبہ کر دیا ہے کہ اگر اس نے حملہ کیا تو اسے ترکی افواج کا مقابلہ کرنا ہوگا۔

لنڈن۔ ۳ر اکتوبر۔ کل رات موسم خراب ہونے اور کڑاکے کی سردی

پڑنے کے باوجود انگریزی ہوائی جہازوں نے دشمن کے علاقہ پر دور دور حملہ کیا برلن پر بھی حملہ کیا۔ کئی اہم مقامات پر بم گرائے۔ صرف دو جہاز واپس نہیں آئے آج لنڈن میں خطرہ کا اعلان کیا گیا۔ مگر کوئی جہاز دکھائی نہ دیا۔

لنڈن۔ ۳ر اکتوبر۔ یہاں کے ذمہ وار حلقوں کا بیان ہے کہ یہ خیال درست نہیں۔ کہ جرمنی سے وشی گورنمنٹ نے کوئی سمجھوتہ کر لیا ہے۔ وشی گورنمنٹ نے چپ سادھ رکھی ہے۔ ادہر فرانس میں ابھی تک دشمن سے لڑنے کا جوش پایا جاتا ہے

لاہور۔ ۳۰ر اکتوبر۔ آج شیخوپورہ میں گورنر پنجاب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ لڑائی کا جوار بھاٹا بڑھتا جا رہا ہے اور یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ہندوستان لڑائی کے خطرہ سے دور ہے۔ امریکہ جنگ سے بہت دور ہے۔ دو سمندر درمیان میں حائل ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ تیاری کر رہا ہے۔ ہندوستان خطرہ کے بہت قریب ہے۔ اگر ہندوستان پر حملہ ہوا۔ تو سب سے زیادہ نقصان شہروں کو پہنچے گا جن پر آسانی سے حملہ ہو سکتا ہے پس شہریوں کو سب سے آگے بڑھ کر تن من اور دھن سے لڑائی میں مدد دینی چاہیئے۔ اس موقع پر ضلع شیخوپورہ کی طرف سے ۷۵ ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی۔ گورنر بہادر نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا ابھی اور روپیہ کی ضرورت ہے۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ شکایتوں کو بھول جائیں۔ اور حکومت کی مدد کریں۔

قاہرہ۔ ۳۰ر اکتوبر۔ کل مصر سے جمہوریت ترکیہ کی یادگار میں ایک خاص پروگرام براڈکاسٹ کیا گیا۔ اس موقعہ پر مصری انگریزی فوجوں کے کمانڈر انچیف نے تقریر کرتے ہوئے ترکوں کی بہادری اور جرأت کی بہت تعریف کی۔ اور مشرق وسطی کی فوجوں کی طرف سے ترکوں کو ان کی بہادری پر مبارکباد پیش کی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah